# رسالہ:۷

# سایہ نہیں کوئی

تلخیص: نفی الفیئ عمن استنار بنورکل شیئ

(اس ذات اقدس کے سائے کی نفی جس کے نور سے ہر مخلوق منور ہے)

ابو بنتین محمد فراز عطاری مدنی عفی عنہ

+923212094919

youtube.com/farazattarimadani

facebook.com/farazattarimadani

# پیش لفظ

فتاوی رضویہ جلد 30 میں کُل 10 رسالے ہیں الحمدللہ ان میں سے 6 رسالوں کا آسان خلاصہ مکمل ہو چکا ہے یہ ساتواں رسالہ ہے۔ تیسویں جلد کے رسالے عوام و خواص سب کے لئے اہم ہیں اس لئے کہ ایک تو اس جلد میں شان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا زبردست بیان موجود ہے دوسرا ہمارے عقائد کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے تیسرا یہ کہ بدمذہب جن باتوں پر اعتراض کرتے ہیں ان کے جوابات دیے گئے ہیں، یہ رسالے اگر توجہ سے پڑھ لیے جائیں تو کوئی بدمذہب ہمیں پریشان نہیں کر سکتا، اس لئے میری سب سے التجا ہے ان رسالوں کو خود بھی پڑھیں اور دوسروں تک پہنچائیں۔

# تعارف

یہ رسالہ اس سوال کے جواب میں تحریر کیا گیا کہ کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا سایہ تھا یا نہیں۔

# الجواب

بیشک نبی مکرم رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا اور یہ بات احادیث اور علماء کرام کے اقوال سے ثابت ہے اور بڑے بڑے فقہا و محدثین مثلا حافظ رزین محدث و شفاء الصدور کے مصنف علامہ ابن سبع و کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفٰی کے مصنف امام علامہ قاضی عیاض و امام عارف باللہ سیدی جلال الملۃ والدین محمد بلخی

رومی و علامہ حسین بن دیار بکری و سیرت شامی و سیرت حلبی لکھنے والے اور امام علامہ جلال الملّۃ و الدین سیوطی و کتاب الوفاء کے مصنف امام شمس الدین ابو الفرج ابن جوزی محدث و نسیم الریاض کے مصنف علامہ شہاب الحق و الدین خفاجی و مواہب لدنیہ و منہج محمدیہ کے مصنف امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی و فاضل اجل محمد زرقانی مالکی جو مواہب کی شرح لکھنے والے ہیں اور شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی و شیخ مجدد الف ثانی فاروقی سرہندی و بحر العلوم مولانا عبد العلی لکھنوی و شیخ الحدیث مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی اور ان کے علاوہ جلیل القدر علما ہمیشہ سے اپنی کتابوں میں اس مسئلے کی وضاحت کرتے آئے ہیں جبکہ آج کل کے بے کار دعوے کرنے والوں کو ان کی شاگردی بلکہ کلام سمجھنے کی بھی اہلیت نہیں۔

حکیم ترمذی نے ذکوان سے روایت کی کہ سرور عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا سایہ نہ دھوپ میں نظر آتا تھا نہ چاندنی میں نظر آتا تھا۔(الخصائص الکبرٰی بحوالہ الحکیم الترمذی)

سیدنا عبد اللہ بن مبارک اور حافظ علامہ ابن جوزی محدث رحمہما اللہ تعالٰی حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں: " رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا اور جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج کی روشنی میں کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور سورج کی روشنی پر غالب آجاتا اور جب کبھی چراغ کے پاس تشریف فرما ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی چمک چراغ کی روشنی کو دبا دیتی تھی"۔(الوفاء باحوال المصطفٰی)

علامہ حافظ جلال الملۃ والدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب خصائص کبری میں اس معنی کے لئے ایک باب بنایا اور اس میں حدیث ذکوان ذکر کے لکھا: ابن سبع نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے، تو جب دھوپ یا چاندنی میں چلتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ ہوتا۔ بعض علماء نے فرمایا اس کی گواہ وہ حدیث ہے کہ حضور صلی

اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا میں عرض کیا کہ اے اللہ مجھے نور کر دے۔(الخصائص الکبرٰی)

انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب میں لکھتے ہیں: نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا سایہ نہ زمین پر پڑا نہ ہی دھوپ اور چاندنی میں نظر آیا۔ابن سبع نے فرمایا اس لئے کہ حضور نور ہیں۔امام رزین نے فرمایا اس لئے کہ حضور کے انوار سب پر غالب ہیں۔(انموذج اللبیب)

امام علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفاء شریف میں فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیلوں اور رسالت کی نشانیوں میں سے ہے وہ بات جو ذکر ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم انور کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا نہ چاندنی میں اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں۔(الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی)

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح نسیم الریاض میں فرماتے ہیں: دھوپ اور چاندنی اور وہ روشنیاں جن میں سایہ دکھائی دیتا ہے ان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ ہوتا کیونکہ جسم نور کے لئے پردہ ہوتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں لہذا ان کا سایہ نہیں پڑتا جیسا کہ انوار حقیقت میں مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ پھر کتاب الوفا کی وہ حدیث پاک نقل کی جو اوپر بیان کی گئی ہے اور پھر چند اشعار ذکر کیے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سایہ کا دامن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کے طور پر زمین پر نہ لایا گیا اور کتنی عجیب بات ہے کہ سایہ نہ ہونے کے باوجود تمام لوگ ان کے سایہ میں آرام کرتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں: قرآن عظیم کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روشن نور ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بشر ہونا اس کے خلاف نہیں جیسا کہ بعض لوگوں نے وہم کیا، اگر تو سمجھے تو وہ نور علی نور ہیں۔(نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض)

امام علامہ احمد بن محمد خطیب قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ مواہب لدنیہ و منہج محمدیہ میں فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دھوپ اور چاندنی میں سایہ نہ تھا۔(المواھب اللدنیۃ)

اسی طرح سیرت شامی میں ہے: امام ترمذی نے یہ اضافہ کیا: اس میں حکمت یہ تھی کہ کوئی کافر سایہ اقدس پر پاؤں نہ رکھے کیونکہ اس میں آپ کی توہین ہے۔(سبل الہدیٰ والرشاد)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہیں تشریف لے جارہے تھے، ایک یہودی ان کے قریب عجیب حرکتیں اپنے پاؤں سے کرتا ہوا جارہا تھا اس سے وجہ پوچھی تو بولا: بات یہ ہے کہ اور تو کچھ طاقت ہم تم پر نہیں رکھتے جہاں جہاں تمہارا سایہ پڑتا ہے اسے اپنے پاؤں سے کچلتا جاتا ہوں۔ ایسے خبیثوں کی شرارتوں سے اللہ پاک نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محفوظ فرمایا۔

اسی طرح سیرت حلبیہ میں محمد زرقانی رحمۃ اللہ علیہ شرح میں فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا اور وجہ اس کی یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں، جیسا کہ ابن سبع نے کہا اور حافظ رزین محدث فرماتے ہیں: سبب اس کا یہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تمام عالم کے نوروں پر غالب تھا، اور بعض علماء نے کہا کہ حکمت اس کی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بچانا ہے اس سے کہ کسی کافر کا پاؤں ان کے سایہ پر نہ پڑے۔(شرح الزرقانی المواھب اللدنیۃ)

علامہ حسین بن محمد دیار بکری کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) النوع الرابع ما اختص صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بہ من الکرامات میں فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑتا، نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں نظر آتا۔(تاریخ الخمیس)

بعینہٖ اسی طرح کتاب "نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی الاطہار" میں ہے۔

امام نسفی تفسیر مدارک شریف میں اللہ پاک کے اس فرمان: "لَّوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ ٱلْمُؤْمِنُونَ وَٱلْمُؤْمِنَـٰتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا" ترجمہ: ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے یہ بہتان سنا تو مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اپنوں پر نیک گمان کرتے۔(النور:12) کے تحت فرماتے ہیں: امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی: "بے شک اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ ڈالا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔"(تفسیر النسفی)

امام ابن حجر مکی افضل القرٰی میں مصنف کے قول "انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام فضائل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہ ہوئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چمک اور رفعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک ان کے پہنچنے سے رکاوٹ بنی" کے تحت فرماتے

ہیں: یہ معنیٰ اس سے لئے گئے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نور رکھا مثلاً اس آیت میں "**قَدْ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٌ وَ كِتَـٰبٌ مُّبِينٌ**" ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب (المائدہ:15) اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا فرماتے کہ الٰہی ! میرے تمام حواس و اعضاء سارے بدن کو نور کر دے۔ اور اس دعا کا یہ مقصد نہیں تھا کہ ابھی نور ہوئے نہیں ہیں بلکہ یہ دعا اس بات کو ظاہر فرمانے کے لئے تھی کہ واقع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام جسم پاک نور ہے اور یہ فضل اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ پر کر دیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس پر اللہ پاک کا زیادہ شکر ادا کریں۔ جیسے ہمیں حکم ہوا کہ سورہ بقرہ شریف کے آخر کی دعا عرض کریں وہ بھی اس لئے کہ جو واقع ہو گیا اس کا اظہار اور فضل الٰہی کا

حصول ہو جائے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نور ہو جانے کی تائید اس سے ہے کہ دھوپ یا چاندنی میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا سایہ نہ پیدا ہوتا اس لئے کہ سایہ تو کثیف چیز کا ہوتا ہے اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اللہ پاک نے تمام جسمانی کثافتوں سے خالص کر کے نور کر دیا لہٰذا حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے سایہ بالکل نہ تھا۔(افضل القرٰی لقراء ام القرٰی (شرح ام القرٰی)

علامہ سلیمان جمل فتوحات احمدیہ شرح ہمزیہ میں فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ و سلم کا سایہ نہ دھوپ میں ظاہر ہوتا نہ چاندنی میں۔(الفتوحات الاحمدیۃ علی متن الہمزیۃ سلیمان)

فاضل محمد بن فہمیہ کی "اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفٰی واھل بیتہ الطاھرین" میں ذکر خصائص نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں ہے: حضور کا ایک خاصہ یہ ہے کہ حضور کے لئے سایہ نہ تھا۔(اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفٰی والہ بیتہ الطاہرین)

زبدہ شرح شفاء شریف میں ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام مبارک "نور" ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاصیات سے شمار کیا گیا کہ دھوپ اور چاندنی میں چلتے تو سایہ نہ پیدا ہوتا۔ (مجمع بحار الانوار)

شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا سایہ سورج اور چاند کی روشنی میں نہ تھا۔ (مدارج النبوۃ)

شیخ مجدد الف ثانی جلد سوم مکتوبات، مکتوبات صدم میں فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا، عالم شہادت میں ہر شخص کا سایہ اس سے بہت لطیف ہوتا ہے، اور چونکہ جہان بھر میں آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کوئی چیز لطیف نہیں ہے لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ کیسے ہو سکتا ہے! (مکتوبات امام ربانی)

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی سورہ والضحٰی میں لکھتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑا۔ (تفسیر عزیزی)

اعلی حضرت فرماتے ہیں: امام ابن سبع کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پر استدلال کرنا

جس پر بعض علمانے حدیث "**واجعلنی نورا**" (مجھے نور کر دے) سے دلیل پکڑی

ہے اور علمانے اسے اپنے کلمات میں حجت کے طور پر بیان کیا۔

یہ ہمارے دعوے پر واضح دلیل ہے، پہلی چیز یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نور ہیں، اور دوسری چیز یہ ہے کہ نور کے لئے سایہ نہیں، جو ان دونوں باتوں کو مانے گا تو نتیجہ یہی نکلے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا، مگر دونوں باتوں میں کوئی بات ایسی نہیں جس میں سمجھ دار مسلمان کو گفتگو کی گنجائش ہو، دوسری بات یعنی نور کے لئے سایہ نہیں یہ تو ہر عاقل کے نزدیک واضح اور گویا آنکھوں دیکھی بات ہے، سایہ اس جسم کا پڑے گا جو کثیف ہو اور انوار کو دوسروں سے روکنے والا ہو، نور کا سایہ پڑے گا تو دوسروں کو منور کون کرے گا۔ اس لئے دیکھو سورج کے لئے سایہ نہیں، اور پہلی بات یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہونا مسلمان کا تو ایمان

ہے، دلائل کی حاجت تو نہیں مگر دشمنوں کے منہ بند کرنے کے لئے اس قدر اشارہ ضروری ہے کہ اللہ پاک فرماتا ہے: "**يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِنَّآ أَرۡسَلۡنَٰكَ شَٰهِدٗا وَمُبَشِّرٗا وَنَذِيرٗا وَدَاعِيًا إِلَى ٱللَّهِ بِإِذۡنِهِۦ وَسِرَاجٗا مُّنِيرٗا**" ترجمہ: اے نبی بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا۔ (الاحزاب:45) یہاں سراج سے مراد یا تو چراغ ہے یا چاند یا سورج، سب صورتیں ممکن ہیں، اور خود قرآن عظیم میں سورج کو سراج فرمایا: "**وَجَعَلَ ٱلۡقَمَرَ فِيهِنَّ نُورٗا وَجَعَلَ ٱلشَّمۡسَ سِرَاجٗا**" ترجمہ: اور ان میں چاند کو روشن کیا اور سورج کو چراغ. (النور:16) اور فرماتا ہے: "**قَدۡ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٞ وَكِتَٰبٞ مُّبِينٞ**" ترجمہ: بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن

کتاب۔(المائدہ:15) علماء فرماتے ہیں: نور سے مراد محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ اسی طرح آیہ کریمہ "وَٱلنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ "ترجمہ:اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم! جب یہ معراج سے اترے(النجم:1) میں امام جعفر صادق اور آیہ کریمہ "ٱلنَّجْمُ ٱلثَّاقِبُ "ترجمہ:خوب چمکتا تارا(الطارق:3) میں بعض مفسرین نجم اور النجم الثاقب سے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مراد لیتے ہیں۔

بخاری ومسلم وغیرہما کی احادیث میں بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک دعا منقول جس کا خلاصہ یہ ہے: الٰہی! میرے دل اور میری جان اور میری آنکھ اور میرے کان اور میرے گوشت وپوست وخون اور میرے بال اور میری ہڈی اور میرے نیچے اور اوپر اور دائیں اور بائیں اور ہر عضو میں نور کردے اور خود مجھے نور کردے۔(صحیح بخاری / صحیح مسلم / جامع ترمذی)

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے اور ان کے سننے والے نے انہیں چمک دار روشنی وروشن سورج ونور الٰہی کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے میں مسلمان کو کیا شبہ رہا، حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور چراغ و سورج پر غالب آتا۔اب خدا جانے غالب آنے سے یہ مراد ہے کہ ان کی روشنیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پھیکی پڑ جائیں جیسے چراغ چاند کے سامنے یا پھر اس سے مراد بالکل کالعدم ہو جانا ہے جیسے ستارے سورج کے سامنے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے: جب کلام فرماتے دانتوں سے نور نکلتا نظر آتا۔(تاریخ دمشق الکبیر)

وصاف کی حدیث میں وارد ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا، بلند بینی (ناک شریف) تھی اور اس پر ایک نور ابھرا رہتا کہ آدمی غور نہ

کرے تو ناک اس روشن نور کی وجہ سے بہت اونچی معلوم ہو، کپڑوں سے باہر جو بدن تھا یعنی چہرہ اور ہتھیلیاں وغیرہ، نہایت روشن و چمکدار تھا۔(شمائل ترمذی)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: گویا سورج ان کے چہرے میں جاری تھا۔(الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی)

اور فرماتے ہیں: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے دیواریں روشن ہو جاتیں۔(الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی)

ربیع بن معوذ فرماتی ہیں: اگر تو انہیں دیکھتا، کہتا سورج طلوع ہو رہا ہے۔(المواھب اللدنیۃ)

ابو قرصافہ کی ماں اور خالہ فرماتی ہیں: ہم نے نور سا نکلتے دیکھا ان کے منہ مبارک سے۔(مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی)

کئی مشہور احادیث میں آیا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ان کی روشنی سے بصرہ اور روم وشام کے محل روشن ہو گئے۔

چند روایتوں میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشرق سے مغرب تک سب منور ہو گیا۔ (المواھب اللدنیۃ)

اور بعض میں ہے: تمام دنیا نور سے بھر گئی۔ (الخصائص الکبریٰ)

آمنہ رضی اللہ عنھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ فرماتی ہیں: میں نے ان کے سر سے ایک نور بلند ہوتا دیکھا کہ آسمان تک پہنچا۔ (الخصائص الکبریٰ)

ابن عساکر نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی: "میں سی رہی تھی، سوئی گر پڑی، تلاش کی، نہ ملی، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تشریف لائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے نور کی شعاع سے سوئی ظاہر ہو گئی۔" (الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابن عساکر)

علامہ فاسی مطالع المسرات میں ابن سبع سے نقل کرتے ہیں: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے اندھیرے گھر میں روشنی ہو جاتی۔ (مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات)

اب نہیں معلوم کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سایہ ثابت نہ ہونے میں اعتراض کرنے والا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے سے انکار کرے گا یا انوار کے لئے بھی سایہ مانے گا یا مختصر طور پر یوں کہیے کہ یہ تو یقینا معلوم ہے کہ سایہ جسم کثیف کا پڑتا ہے نہ جسم لطیف کا، اب مخالف سے پوچھنا چاہئے کہ تیرا ایمان گواہی دیتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اقدس لطیف نہ تھا معاذ اللہ کثیف تھا اور جو اس سے بیزاری اختیار کرے تو پھر سایہ نہ ہونے کا کیوں انکار کرتا ہے؟ بلا وجہ کی بحث، جاہلانہ اعتراض ہے، ہر ایک کی زبان اس کے اختیار میں ہے چاہے دن کو رات کہہ دے یا سورج کو اندھیرا کہے، آخر کار مخالف جو سایہ ثابت کرتا ہے اس کے پاس بھی کوئی دلیل ہے یا صرف اپنے منہ سے کہہ دیا جیسے ہم حدیثیں پیش کرتے ہیں اس کے پاس حدیثیں

انکار پر ہوں تو وہ بھی دکھائے، ہم علماء کے ارشادات دلیل کے طور پر لاتے ہیں وہ بھی ایسے ہی ائمہ کے اقوال سنائے، نہ کوئی دلیل ہے نہ کوئی سند، گھر بیٹھے اسے الہام ہوا کہ حضور کا سایہ تھا۔ صرف ایک دوسرے پر قیاس تو ایمان کے خلاف ہے۔ وہ بشر ہیں مگر عالم علوی سے لاکھ درجہ اشرف اور جسم انسانی رکھتے ہیں مگر ارواح و ملائکہ سے ہزار جگہ زیادہ لطیف۔

وہ خود فرماتے ہیں: میں تم جیسا نہیں۔ (المصنف لعبد الرزاق / بخاری / مسلم)

اور روایت کیا گیا: میں تمہاری ہیئت پر نہیں۔ (بخاری / مسلم)

اور روایت کیا گیا: تم میں کون مجھ جیسا ہے۔ (بخاری / مسلم)

آخر علامہ خفاجی کا ارشاد نہ سنا کہ: حضور کا بشر ہونا روشن نور ہونے کے منافی نہیں کہ اگر تو سمجھے تو وہ نور علی نور ہیں۔ (نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض)

پھر یہ کہنا کہ ہم سب کا سایہ ہوتا ہے ان کے بھی ہو گا فضول قیاس آرائی ہے، خبر دار! محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بشر ہیں مگر کسی بشر کی مثل نہیں، بلکہ وہ ایسے ہیں جیسے پتھروں کے درمیان یاقوت۔(افضل الصلٰوۃ علی سید السادات)

اعلی حضرت فرماتے ہیں: مجھے حیرت ہے کہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے واضح معجزات اور صحیح خصوصیات کے انکار میں اپنا کیا دینی و دنیاوی فائدہ سوچا ہوا ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر ایمان حاصل نہیں ہوتا، وہ خود فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی کامل مومن نہیں ہو گا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔(بخاری / مسلم)

اور یہ بات سورج کی طرح روشن ہے کہ آدمی جس سے محبت کرتا ہے ہر وقت اس کے فضائل کا چرچہ کرتا رہتا ہے اور کثرت سے اس کی تعریف بیان کرنے میں مشغول رہتا ہے۔

میرے بھائی! تم نے کبھی سنا ہے کہ تم سے محبت کرنے والا تمہیں مٹانے کی فکر میں رہے اور پھر ہمارا محبوب بھی کیسا جو ایمان کی جان اور احسان کی کان ہے، جسے اس کے مالک نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور انھوں نے تمام عالم کا بوجھ نازک بدن پر اٹھالیا۔ تمہارے غم میں دن کا کھانا، رات کا سونا چھوڑ دیا۔ تم رات دن کھیل کود اور ان کی نافرمانیوں میں مشغول ، اور وہ دن رات تمہاری بخشش کے لئے غمگین و پریشان۔ جب وہ جان رحمت پیدا ہوئے تو بارگاہ الٰہی میں سجدہ کیا اور عرض کی یا اللہ ! میری امت کو بخش دے جب قبر شریف میں اتارالب مبارک کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا آہستہ آہستہ میری امت فرماتے تھے۔ قیامت میں بھی انہیں کے دامن میں پناہ ملے گی، تمام انبیاء علیہم السلام سے آج مجھے اپنی فکر ہے کسی اور کے پاس چلے جاؤ سنو گے اور امت کے غمخوار آقا کے لب پر اے رب! میری امت کو بخش دے ہو گا۔(مسلم)

بعض روایات میں ہے کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں: جب انتقال کروں گا صور پھونکنے تک قبر میں امتی امتی پکاروں گا۔ ہمارے کان بجنے کی بھی یہ وجہ ہے کہ وہ آواز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوتی ہے جو ہر وقت امت کی بخشش کے لئے بلند ہے، کبھی ہم میں سے کسی غافل کے کان تک پہنچتی ہے، روح اسے ادراک کرتی ہے، اسی وجہ سے اس وقت درود پڑھنا مستحب ہے کہ جو محبوب ہر وقت ہماری یاد میں ہیں کچھ دیر ہم بدنصیب بھی ان کی یاد میں گزارا کریں۔ ہائے بے انصافی! ایسے پیارے آقا کے نام پر جان قربان کرنا اور اس کی مدح و تعریف و فضائل بیان کرنے سے آنکھوں کی روشنی، دل کو ٹھنڈک دینا ضروری ہے یا یہ کہ جتنا ہو سکے چاند پر خاک ڈالے اور بے سبب ان کی روشن خوبیوں میں انکار نکالے۔

اے پیارے! آنکھوں میں انصاف کا سرمہ لگا اور کان سے ظلم کی روئی نکال، پھر یہ تمام اہل اسلام بلکہ ہر مذہب و ملت کے عقلمند لوگوں سے پوچھنا، پھر اگر ایک بھی انصاف

کرنے والا سمجھ دار شخص تجھ سے کہہ دے کہ خوبیوں کا چرچہ کرنا اور کثرت سے تعریف کرنا دوستی کا تقاضا ہے نہیں ہے نہ ہی فضیلت کا انکار اور کمالات کی نفی غلامی کے خلاف ہے، تو تجھے اختیار ہے ،اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر خدا اور رسول سے شرما اور اس بے کار کی حرکت سے باز آجا، یقین جان لے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوبیاں تیرے مٹانے نہیں مٹیں گی۔

پیارے بھائی! اپنے ایمان پر رحم کر، سمجھ، دیکھ کہ خدا کے سامنے کسی کا کیا بس چلے گا، اور جس کی شان وہ بڑھائے اسے کیا کوئی گھٹا سکتا ہے، آئندہ تجھے اختیار ہے، ہدایت کا مدار فضل الٰہی پر ہے۔

ہم پر واضح پہنچا دینا تھا وہ ہم نے پہنچا دیا اور اب بھی اگر تیرے دل میں کوئی شک وشبہ ہے یا ہمارے کسی دعوے پر دلیل یا کسی مختصر بات کی تفصیل چاہیے تو فقیر (اعلیٰ حضرت) کا رسالہ جس کا نام ہے "قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام" علیہ وعلٰی اٰلہ

الصلوٰۃ والسلام، جسے اس سوال کے آنے کے بعد لکھا وہ مطالعہ کرے(ان شاء اللہ اس کے بعد اسی کی تلخیص کی نیت ہے) ان شاء اللہ تعالٰی اطمینان دینے والا بیان پائے گا اور کافی ہدایت کا ذریعہ ہو گا، ہم نے اس رسالہ میں اس مسئلہ کی بہت زیادہ تحقیق ذکر کی ہے اور نہایت نفیس دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم روشن اور چمکتی ہوئی روشنی والے بلکہ نور کی کان اور سب چمک والوں میں افضل بلکہ درحقیقت اللہ پاک کے بعد نام "نور" آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو زیبا، اور ان کے علاوہ کو اگر نور کہہ سکتے ہیں تو انہیں کی بارگاہ سے ایک واسطہ ونسبت کے سبب، اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ معجزات کا ثابت ہونا صرف اسی پر موقوف نہیں کہ حدیث یا قرآن میں صراحت سے ان کا ذکر ہو بلکہ ان کے لئے تین طریقے ہیں، اور یہ بھی بیان کر دیا ہے کہ دین کے پیشوایان کا طریقہ ان معاملات میں ہمیشہ مقبول رہا ہے۔ اگر کہیں قرآن وحدیث سے ثبوت نہ ملا تو اپنی نظر کا قصور سمجھا، نہ یہ کہ باوجود ایسے ثبوت کافی کے کہ حدیثیں اور

ائمہ کی عبارتیں اور کافی دلیلیں، سب کچھ موجود پھر بھی اپنی ہی کہے جاؤ انکار کے سوا کچھ زبان پر نہ لاؤ، اور اس کے سوا اور فوائد شریفہ وابحاث لطیفہ ہیں، جو دیکھے گا ان شاء اللہ تعالٰی لطف جانفزا پائے گا۔

## ------------مکمل ہوا------------

**نوٹ:** الحمدللہ! اب تک 22 کتابیں پی ڈی ایف کی صورت میں آچکی ہیں جن میں سے 17 اعلیٰ حضرت کے رسالوں کی تلخیص ہیں جن کے نام یہ ہیں:

(۱) نبی ہمارے بڑی شان والے (تلخیص تجلی الیقین)

(۲) والدین مصطفی جنتی جنتی (تلخیص شمول الاسلام)

(۳) دافع البلاء (تلخیص الامن والعلی)

(۴) نبی مختار کل ہیں (تلخیص منیہ اللبیب)

(۵) دیدار خدا (تلخیص منبہ المنیہ)

(۶) نور مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (تلخیص صلات الصفا)

## باقی کتابوں کے نام یہ ہیں:

(۷)خلاصہ تراویح(۳۰پاروں کا اردو خلاصہ)

(۸)ھدایۃ البریۃ فی شرح الاربعین النوویہ(اربعین نوویہ کا اردو ترجمہ مع شرح)

(۹)اعلی حضرت اور فن شاعری

(۱۰)غزوہ بدر اور فضائل اہل بدر

(۱۱)جنت البقیع میں آرام فرما چند صحابہ کرام

(۱۲)درس سیرت

(۱۳)پیارے نبی کے پیارے نام

(۱۴)الادعیۃ النبویہ من الاحادیث المصطفویۃ(نبوی دعائیں)

(۱۵)قواعد المیراث (۱۶)شان ابو بکر (۱۷)خلافت فاروق اعظم(۱۸)فیضان عثمان غنی

(۱۹) ھدایۃ البریۃ فی شرح الاربعین النوویہ(اربعین نوویہ کا اردو ترجمہ مع شرح)

(۲۰)سیرت عبد اللہ شاہ غازی(۲۱)قیام پاکستان اور علماء اہلسنت(۲۲)واقعہ کربلا (مختصر)

میری دیگر تحریرات پڑھنے کے لئے ان لنکس پر جائیں 👇

**https://archive.org/details/@farazattari26**

**الحمدللہ! مختلف کورسز کا سلسلہ بھی ہوتا رہتا ہے چند یہ ہیں:**

(۱)فیضان بہار شریعت (۲)وارثت کورس (۳)توقیت کورس (۴)نماز کورس

(۵)زکوۃ کورس (۶)روزہ کورس (۷)چالیس احادیث (۸)باطنی بیماریوں کا علم

(۹)اصول حدیث (۱۰)اصول تفسیر (۱۱)چالیس احادیث (۱۲)سیرت علماء اہلسنت